سلسلہ رد بدعات

عید میلاد النبی

از

ابو شہریار

www Islamic-belief net

2020

فہرست

پیش لفظ 3
خلفائے اربعہ سے منسوب اقوال....................................9
قرآن میں عید میلاد النبی کا ذکر ہے ؟..........................14
ثُوَيْبَةُ کا قصہ..16
سلف کا غلو 18
عید میلاد النبی پر سوالات 20
علم ہیت اور پیر کا دن 27
پیدائش النبی پر نور نکلا 28

بسم اللہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

عید میلاد النبی پر مسلمانوں میں ساتویں صدی ہجری سے اختلاف چلا آ رہا ہے کہ یہ مستحسن ہے یا بدعت ہے-

صلیبی نصرانیوں اور فاطمی باطنی شیعوں کو شکست دینے کے بعد سلطان صلاح الدین (532- 589ہجری/1138- 1193 عیسوی) نے مذہبی رفارمز کیں-

صلاح الدین الائیوبی کے رفیق خاص حاکم اِربیل مظفر الدين أبو سعيد كو كبري (كوكبوري) بن زين الدين علي بن بكتكين بن محمد (27 محرم 549هـ/1153م - 14 رمضان 630هـ/1232م) تھے- سن ۵۷۸ھ میں یہ دونوں سلطان مشترکہ حکمت عملی کے ساتھ جہاد کرتے تھے- صلیبی نصرانی اور تاتاری ان سے خوف کھاتے تھے- فاطمی شیعوں نے امت میں پہلی بار عید میلاد النبی کا اجراء کیا- ساتھ ہی اہل سنت میں شاہ اربل نے بھی اس کو کرنا شروع کیا- مظفر الدين أبو سعيد كو كبري رشتے میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی تھے- صلاح الدین ایوبی کی حقیقی ہمشیرہ ربیعہ ، شاہ ابو سعید المظفر کے عقد میں تھیں اور صلاح الدین خود بھی دین میں مستحسن عمل (یا بدعت) کو جاری کرنے کے خلاف نہ تھے مثلا اذان کے بعد صلوۃ و سلام پڑھنے کا حکم صلاح الدین نے ہی سب سے پہلے دیا-

کتاب فتاوی دار الإفتاء المصرية کے مطابق

وفى مصر، عندما ملك الفاطميون أمر جوهر الصقلى أن يكون الأذان على عمل آل البيت، فزيد فيه "حى على خير العمل" وأصله فى مسند ابن أبى شيبة، فكان المؤذن بعد الأذان يقف على باب القصر ويقول: السلام عليك يا أمير المؤمنين. وربما قال بعد ذلك: الصلاة والسلام عليك يا أمير المؤمنين وعلى آبائك الطاهرين. فلما زالت دولة الفاطميين وجاءت الدولة الأيوبية نبذ صلاح الدين كل ما كان لهم من شعار، فبدّل السلام على الخليفة بالسلام على رسول الله، فكان المؤذن بعد الأذان يقول: السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته.

فاطمیوں کے دور میں مصر میں حکم دیا گیا کہ اذان کو اہل بیت کے مطابق کیا جائے لہذا اذان میں حی علی خیر العمل کے الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور اس کی اصل مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ موذن ، اذان دینے کے بعد باب القصر پر رکے اور کہے السلام عليك يا أمير المؤمنين. اور کبھی کبھار موذن کہتا: الصلاة والسلام عليك يا أمير المؤمنين وعلى آبائك الطاهرين- پس جب فاطمی حکومت ختم ہوئی اور ایوبی حکومت ہوئی تو فاطمیوں کے تمام شعار ختم کر دیے اور خلیفہ پر سلام کے الفاظ کو تبدیل کیا رسول اللہ پر سلام کے الفاظ سے پس موذن اذان کے بعد کہا کرتا

السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته

آج برصغیر میں اس کو ایک بریلوی ایجاد کہہ کر تنقید کی جاتی ہے جبکہ یہ عظیم سپہ سالار کی جاری کردہ بدعت تھی- صلاح الدین ایوبی کی بدعت پر آج تک بریلوی فرقہ عمل کرتا ہے- ساتویں صدی میں حاکموں نے بدعات کو جاری کیا- ان کا مقصد سنی عقائد کی ترویج تھی کہ فاطمی اثر کو ختم کیا جائے مصر میں اور صلیبی اثر کو ختم کیا جائے عراق وشام میں-

کوکبری نے حنبلی فرقہ کی مدد کی - کتاب الدارس فی تاریخ المدارس از عبد القادر بن محمد النعیمی الدمشقی (المتوفی: 927ھ) میں ہے

ثم بلغ مظفر الدين كوكنبوري صاحب إربل أن الحنابلة بدمشق
شرعوا في عمل جامع بسفح قاسيون وأنهم عاجزون عن العمل فيسير
مع حاجب من حجابه يسمى شجاع الدين الإربلي ثلاثة الآف دينار

أتابكية للتتميم العمارة ومهما فضل من ذلك يشتري له وقف ويوقف
عليه وأول من ولي خطابته الشيخ أبو عمر المقدسي انتهى

پھر مظفر کو کنپوری صاحب اربل کو خبر لی کہ حنابلہ دمشق نے جبل قاسیون کے دامن میں دمشق شہر کے اندر ایک جامع مسجد کا کام شروع کیا تھا لیکن اب وہ اس کام عاجز آ گئے ہیں ، تو صاحب اربل اپنے دربان شجاع الدین نامی کے ہمراہ ، تین ہزار دینار کے ساتھ دمشق پہنچے اور اس سے بھی بڑھ کر زمین خرید کر دی اور اس کو وقف کر دیا- اور سب سے پہلے اس مسجد میں خطابت پر ابو عمر المقدسی کو ذمہ داری سونپی گئی-

مسجد قاسیون ایک فرضی مقام ہے جہاں نصرانیوں نے مشہور کر رکھا تھا کہ یہاں قابیل نے ہابیل کا قتل کیا- مسلمانوں نے اس پر موجود چرچ کو مسجد بنا ڈالا اور پھر حنبلی فرقہ نے اس مسجد کی توسیع کی تو رقم مظفر کو کنپوری صاحب اربل نے دی-

نزهة الأنام في تاريخ الإسلام از صارم الدين إبراهيم بن محمد بن أيدمر العلائي القاهري الملقب بابن دُقْماق (المتوفى: 809 هـ) میں ہے کہ علم حدیث کے ایک عالم أبو الخطاب عمر بن الحسن بن علي ابن محمد الجميّل اربل پہنچے تو دیکھا

فرأى صاحبها الملك المعظم مظفّر الدين ابن زين الدين مولعا بعمل مولد النبي صلّى الله عليه وسلّم، عظيم الاحتفال به، فعمل كتابا سماه «التنوير في مولد (20 ب) السراج المنير» وقرأه عليه بنفسه فأعطاه ألف دينار، وله عدّة تصانيف

شاہ المعظم حاکم اِربیل مظفّر الدین ابن زین الدین ، عید میلاد النبی منا رہے ہیں جس میں ایک عظیم دعوت دی ہے پس انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے التنویر فی مولد السراج المنیر اور اس کو شاہ اربل پر بنفس نفیس پڑھا ، شاہ اربل نے ان کو ہزار دینار عطا کئے اور ان کی اور بھی متعدد تصانیف ہیں

مرآۃ الزمان فی تواریخ الأعیان از سبط ابن الجوزی (581-654ھ) میں ہے

وكان يعمل في كلِّ سنة مولد النَّبيِّ - صلى اللّٰه عليه وسلم - في ربيع الأول، يجتمع فيه أهلُ الدُّنيا، ومن وراء جيحون العلماء والفقهاء والوُعَّاظ والقُرَّاء والصُّوفية والفقراء، ومن كل صِنْف، وتضرب الخيام في المَيدان، وينزل من القلعة بنفسه، فيقرأ القُرَّاء، ويعظ الوعَّاظ

شاہ اربل ہر سال ربیع الأول میں مولود النبی کو مناتے تھے–اس میں اہل دنیا جمع ہوتے ، جیحون کے پار سے علماء و فقہاء اور وعظ کرنے والے ، قاری قرآن ، صوفیاء و فقیر، ہر صنف کے لوگ شریک ہوتے، میدان میں خیمے لگتے اور شاہ اربل قلعہ سے نکل کر عوام میں آ جاتے اور قاری قرآن پڑھتے اور وعظ کرنے والے ، وعظ کرتے

ساتویں صدی اور اس کے بعد آٹھویں صدی تک عید میلاد النبی کے تہوار کو قبولیت عامہ مل چکی تھی–

سلفی عالم ابن تیمیہ جو دمشق کے باسی تھے اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ إصحاب الجحیم میں لکھتے ہیں

وكذلك ما يحدثه بعض الناس، إما مضاهاة للنصارى في ميلاد عيسى عليه السلام، وإما محبة للنبي صلى اللّٰه عليه وسلم، وتعظيمًا. واللّٰه قد يثيبهم على هذه المحبة والاجتهاد، لا على البدع- من اتخاذ مولد النبي صلى اللّٰه عليه وسلم عيدًا.

اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کے موقع پر لوگ جو خوشیاں مناتے ہیں عسائیوں سے مشابہت میں کہ جس طرح وہ عیسیٰ کا یوم پیدائش مناتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم میں، تو اللہ کی قسم بے شک ان کو محبت و اجتہاد پر اجر ہو گا نہ کہ بدعت کا کہ انہوں نے رسول اللہ کے مولد کو عید کے طور پر اختیار کیا

مقام حیرت ہے کہ ابن تیمیہ جو کتاب میں جگہ جگہ عیسائیوں پر شریعت میں اضافہ پر تنقید کر رہے ہیں ان کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آیا - اسی کتاب میں ابن تیمیہ اپنے الفاظ کی وضاحت لکھتے ہیں

فتعظيم المولد، واتخاذه موسمًا، قد يفعله بعض الناس، ويكون له فيه أجر عظيم لحسن قصده، وتعظيمه لرسول الله صلى الله عليه وسلم

پس میلاد رسول اللہ کی تعظیم اور اس کو بطور تہوار اختیار کرنا جیسا بعض لوگ کرتے ہیں تو اس میں ان کے لئے اجر عظیم ہے کیونکہ ان کا ارادہ اچھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے

معلوم ہوا آٹھویں صدی تک بدعت کی اتنی کثرت تھی کہ نام نہاد سلف کے متبعین میں بھی صحیح اور غلط کی تمیز مٹ چکی تھی اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مد میں اس کو جائز کر دیا گیا تھا

کتاب اقتضاء الصراط المستقیم پر مقدمہ لکھنے والے وہابی عالم شیخ ناصر العقل لکھتے ہیں

تہوار بھی شریعت کا حصہ ہیں، جس طرح قبلہ، نماز، روزہ وغیرہ ہیں، اور تہواروں کو صرف عادات نہیں کہا جا سکتا، بلکہ تہواروں کے بارے میں کفار کیساتھ مشابہت اور انکی تقلید زیادہ خطرناک معاملہ ہے، اسی طرح اللہ کے مقرر کردہ تہواروں سے ہٹ کر خود ساختہ تہوار منانا، "حکم بغیر ماانزل اللہ" کے زمرے میں شامل ہے، بغیر علم کے اللہ کی طرف کسی بات کی نسبت کرنے، اس پر بہتان باندھنے، اور دینِ الٰہی میں بدعت شامل کرنے کے مترادف ہے

یعنی وہابی حضرات اپنی بات ابن تیمیہ کے منہ میں ڈال کر تلبیس کے مرتکب ہو رہے ہیں کیا دین میں فراڈ کرنا جھوٹ بولنا تلبیس کرنا منع نہیں ہے جو ابن تیمیہ کی بات میں قطع و برید کر کے کچھ کا کچھ کر دیا ہے بلکہ ان کو اس تہوار کا مخالف کہہ کر جگہ جگہ عید میلاد کے خلاف ان سے منسوب اقوال نقل کر دے ہیں جبکہ کتاب کے آخر میں وہ عید میلاد مشروع کر کے مرے

شاہ اربل کے بعد کئی صدیوں تک اس تہوار کو منایا جاتا رہا کسی نے بدعت قرار نہ دیا۔ پھر عثمانی ترکوں نے بھی اس پر عمل کیا۔ سعودی وہابی فرقہ اور بر صغیر کے اہل حدیث فرقہ کی رگ پھڑکی اور الگ الگ مقصد کے تحت دونوں نے اس تہوار پر جرح کی۔ وہابیوں کا مقصد تھا کہ ترک جو بھی کرتے رہے ہوں اس کو بدعت قرار دیا جائے اور اہل حدیث فرقہ کا مقصد تھا کہ بریلوی فرقہ کو بدعتی قرار دیا جائے۔ لہٰذا انہوں نے اس پر کتب لکھیں اور اس حوالے سے جدل کیا

راقم کہتا ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ جب چاہے شریعت کو بدلا جائے۔ کبھی تو شاہ اربل کے دستر خوان پر بیٹھا جائے اور کبھی شاہ عرب کے دستر خوان پر۔

بہر حال جو صحیح بات ہے وہ یہی ہے کہ عید میلاد النبی بدعت ہے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید مقرر نہیں کی۔ شاہ اربل نے اس کا اجراء کیا تاکہ عوام کے دلوں میں اسلام سے لگاؤ پیدا کیا جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا ذکر کرنا ایک اچھا موقع ہے۔ راقم کہتا ہے کہ بہتر ہوتا اگر ہم بلا کسی نیکی کا تصور کیے، ہجرت مدینہ جو ربیع الاول میں ہوئی اس کو یاد کرتے اور اس میں توحید و رسالت کا ذکر کرتے۔ آخر ہمارا اسلامی کلینڈر بنتے وقت بھی ہجرت کو ہی یاد رکھا گیا تھا۔

ابو شہریار

۲۰۲۰

خلفائے اربعہ سے منسوب اقوال

عام الفیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی جب ابرہہ حبشی کا لشکر تباہ ہوا اور کعبہ اللہ بچ گیا رحمت الہی عرب پر متوجہ ہوئی اور بنی اسمٰعیل علیہ السلام میں قریش میں عبد المطلب کے پوتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں عالم ارواح سے عالم مادی میں آئے

محمّد کے والد نہ تھے عبد المطلب کی خوشی کا عالم تھا انہوں نے محمّد کو اٹھایا اور شعب ایمان از البیہقی کے مطابق کعبہ کے وسط میں سب سے بڑے بت ہبل پر پیش کیا اور وسیلہ سمجھتے ہوئے اللہ کی تعریف کی کہ مالک ارض و سما نے ہبل کے طفیل ان کو پوتا عطا کیا

عبد المطلب کو پتا نہ تھا کہ یہی بچہ بڑا ہو کر اس ہبل کو توڑ ڈالے گا اور حبل اللہ کو پکڑنے کا حکم کرے گا

محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی مخلوق تھے۔ اللہ کی طرف سے ہدایت کا نور ایمان تھے وہ خود ابو البشر آدم کی نسل سے تھے جن کو نوری مخلوق یعنی فرشتوں نے سجدہ کیا تھا اور یہ نوری مخلوق کا سجدہ ایک خاکی کو تھا تا کہ اللہ کے انعام پر ناری مخلوق یعنی ابلیس کو آزمائش میں ڈالا جائے

محمّد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کبھی بھی اپنی پیدائش کا دن نہ منایا کیونکہ یہ دین نصاری کی طرح نہ تھا

رسول اللہ نے حکم دیا کہ دیگر مذہب والوں کی نقل نہ کی جائے یہاں تک کہ بال کی مقدار لباس اور خضاب تک پر حکم دیا کہ کہیں نصاری کی مشابہت نہ ہو لیکن افسوس اس دین کو رہبان و صوفیاء نے بدل دیا کتاب کتاب النعمۃ الکبری علی العالم فی مولد سید ولد ادم از ابن حجر المکی کے مطابق

اَلنِّعْمَةُ الْكُبْرَى عَلَى الْعَالَمِ
فِي مَوْلِد سَيِّد وَلَد آدَمَ

لِلإِمَامِ الْعَالِمِ الْعَلاَّمَةِ شِهَابُ الدِّينِ

أَحْمَدُ بِنِ حَجَرِ الْهَيْتَمِي الشَّافِعِي رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

٨٩٩ هـ .. [١٤٩٤ م.] - ٩٧٤ هـ .. [١٥٦٦ م.]

امام ابن حجر مکی نے میلاد شریف کے موضوع پر ایک شاندار کتاب تصنیف فرمائی (جس کا ذکر مولوی عبد الحئی لکھنوی نے فتاوٰی عبد الحئی میں کیا ہے) کتاب کا نام ہے "اَلنِّعْمَةُ الْكُبْرٰى فِي مَوْلِدِ سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ" صلی اللہ علیہ وسلم

اس کتاب کے صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں.

قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَحْيَا الْاِسْلَامَ۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے حضور علیہ السلام کے میلاد کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام زندہ کر دیا۔

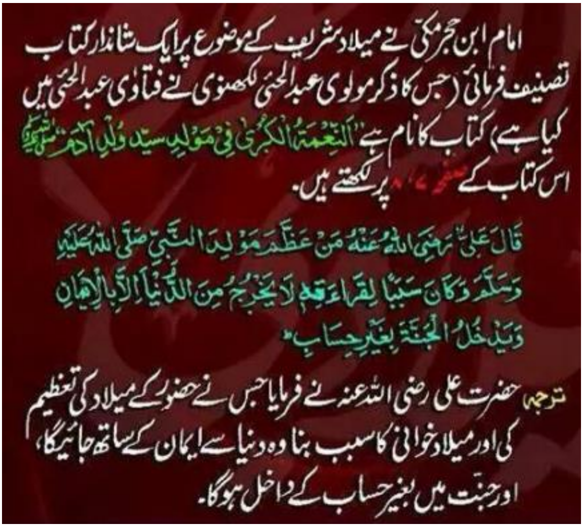

امام ابن حجر مکی نے میلاد شریف کے موضوع پر ایک شاندار کتاب تصنیف فرمائی (جس کا ذکر مولوی عبد الحئی لکھنوی نے فتاوٰی عبد الحئی میں کیا ہے) کتاب کا نام ہے "اَلنِّعْمَةُ الْكُبْرٰى فِي مَوْلِدِ سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ" صلی اللہ علیہ وسلم

اس کتاب کے صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں.

قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ سَبَبًا لِقِرَاءَتِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بِالْاِيْمَانِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے حضور کے میلاد کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا وہ دنیا سے ایمان کے ساتھ جائیگا، اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔

امام ابن حجر مکی نے میلاد شریف کے موضوع پر ایک شاندار کتاب تصنیف فرمائی (جس کا ذکر مولوی عبدالحئی لکھنوی نے فتاوی عبدالحئی میں کیا ہے) کتاب کا نام ہے "اَلنِّعمَۃُ الکُبرٰی فِی مَولِدِ سید وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم" اس کتاب کے صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں۔

قَالَ عُثمَانَ رَضِیَ اللہُ عَنہُ مَن اَنفَقَ دِرہَمًا عَلٰی قِرَاءَۃِ مَولِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَکَاَنَّمَا شَہِدَ غَزوَۃَ بَدرٍ وَحُنَینٍ ط

ترجمہ: حضرت عثمان نے فرمایا کہ جس نے حضور کے میلاد پر ایک درہم بھی خرچ کیا۔ گویا وہ غزوۂ بدر و حنین میں حاضر ہوا۔

لیکن یہ تمام اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہیں یہ صوفیاء کے اقوال ہیں اور ان کی اسناد تک نہیں اس کتاب کا نسخہ انٹرنیٹ پر ہے

http://hakikatkitabevi.com/Arabic/44-nimatalkubra.pdf

جس کے مطابق یہ اقوال ان کے ہیں

(١) جنيد البغدادي توفي سنة ٢٩٨ هـ .. [٩١٠ م.] في بغداد
(٢) معروف الكرخي مرشد السري السقطي توفي سنة ٢٠٠ هـ .. [٨١٦ م.] في بغداد
(٣) فخر الدين الرازي محمد الشافعي توفي سنة ٦٠٦ هـ .. [١٢٠٩ م.] في هرات
(٤) محمد بن ادريس الشافعي توفي سنة ٢٠٤ هـ .. [٨٢٠ م.] في القاهرة

غیر مقلدین کے امام ولی اللہ محدث دہلوی فیوض الحرمین میں صفحہ: ۲۷ پر لکھتے ہیں

میں مکہ مکرمہ میں ولادت نبی کے روز مولد مبارک (جہاں آپ کی ولادت ہوئی)، میں حاضر ہوا تو لوگ درود شریف ' پڑھ رہے تھے اور آپ کی ولادت کا ذکر کر رہے تھے اور وہ معجزات بیان کر رہے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے۔ تو میں نے اس مجلس میں انوار و برکات کا مشاہدہ کیا، میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس میں مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

اس امت میں بدعات کو مشروع کرنے میں احبار و رہبان کا ہاتھ ہے یہی وجہ ہے کہ کسی حدیث میں مولود نبی کا کوئی قصہ نہیں

قرآن میں عید میلاد النبی کا ذکر ہے ؟

بریلوی کہتے ہیں

> **میلاد منانے کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے؟**
>
> "فرما دیجئے! (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثتِ محمدی کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ (خوشی منانا) اس سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں"
>
> حوالہ سورۃ یونس، آیت:۵۸

رسول اللہ کی موجودگی ہی صحابہ کے لئے ہر لمحہ خوشی تھی لیکن انہوں نے اس پر کیا ہر وقت یا ۱۲ تاریخ کو خوشیاں منائیں بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس امت کی دو عیدیں ہیں اپنے دوست ابو بکر کو عید الفطر پر کہا

يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيداً، وَهَذَا عِيدُنَا

اے ابو بکر ہر قوم کی عید ہے اور یہ عید ہماری عید ہے

یہ نہیں کہا کہ میری پیدائش کا دن بھی عید ہے

بریلوی فرقہ کی جانب سے دلیل پیش کی جاتی ہے کہ جمعہ عید کا دن ہے اور روایت پیش کرتے ہیں

إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ

لیکن یہ روایت خود امام بخاری کی تاریخ الصغیر کے مطابق معلول ہے اور ضعیف ہے

ابن ماجہ کی روایت ہے

حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ هَذَا يَوْمُ عِيدٍ، جَعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ، فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ، وَإِنْ كَانَ طِيبٌ فَلْيَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ»

ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن عید ہے

اس کی سند کمزور ہے سند میں صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ جس کو امام نسائی، امام ابن معین، ابوزرعہ اور ابن حجر کی جانب سے ضعیف کہا گیا ہے

دوم جمعہ اگر عید ہے تو عید میلاد کا رسول اللہ نے ذکر کیوں نہ کیا جبکہ وہ بعض کے مطابق جمعہ سے بھی اہم ہے

ثُوَیْبَۃُ کا قصہ

بریلوی کہتے ہیں

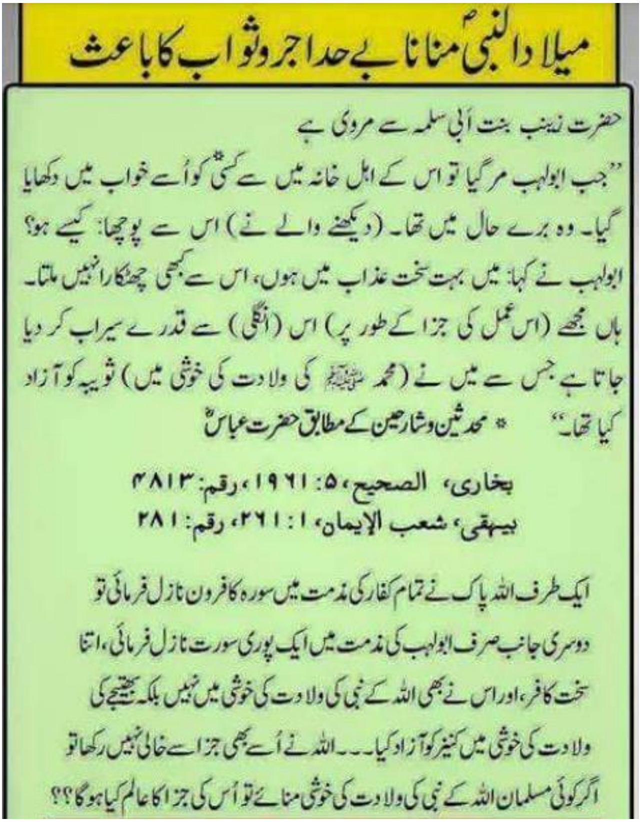

میلا دالنبیؐ منانا بے حد اجر وثواب کا باعث

حضرت زینب بنت اَبی سلمہ سے مروی ہے

"جب ابولہب مر گیا تو اس کے اہل خانہ میں سے کسی* کو اُسے خواب میں دکھایا گیا۔ وہ برے حال میں تھا۔ (دیکھنے والے نے) اس سے پوچھا: کیسے ہو؟ ابولہب نے کہا: میں بہت سخت عذاب میں ہوں، اس سے کبھی چھٹکارا نہیں ملتا۔ ہاں مجھے (اس عمل کی جزا کے طور پر) اس (انگلی) سے قدرے سیراب کر دیا جاتا ہے جس سے میں نے (محمد ﷺ کی ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔"

* محدثین وشارحین کے مطابق حضرت عباسؓ

بخاری، الصحیح، ۵: ۱۹۶۱، رقم: ۴۸۱۳

بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۲۶۱، رقم: ۲۸۱

ایک طرف اللہ پاک نے تمام کفار کی مذمت میں سورہ کافرون نازل فرمائی تو دوسری جانب صرف ابولہب کی مذمت میں ایک پوری سورت نازل فرمائی، اتنا سخت کافر، اور اس نے بھی اللہ کے نبی کی ولادت کی خوشی میں نہیں بلکہ بھتیجے کی ولادت کی خوشی میں کنیز کو آزاد کیا۔۔۔ اللہ نے اُسے بھی جزا سے خالی نہیں رکھا تو اگر کوئی مسلمان اللہ کے نبی کی ولادت کی خوشی منائے تو اُس کی جزا کا عالم کیا ہو گا؟؟

صحیح بخاری کتاب النکاح میں ایک روایت 5101 میں راوی عروہ بن زبیر کہتے ہیں

وثُوَيْبَةُ مَوْلاَةٌ لِأَبِي لَهَبٍ: كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا، فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ، قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ أَبُو لَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ

اور ثُوَیْبَةُ ابو لھب کی لونڈی تھیں جن کو ابو لھب نے آزاد کیا پس انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کی جب ابو لھب مر گیا تو اس کے بعض گھر والوں نے اس سے پوچھا کیا حال ہے اس نے کہا جب سے تم کو چھوڑا ہے صرف انگلی برابر پلایا جاتا ہوں جس سے ثُوَیْبَةُ کو آزاد کیا تھا

ابو لھب نے ثُوَیبَۃَ کو رسول اللہ کو دودھ پلانے پر آزاد کیا تھا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر

سلف کا غلو

سلف میں سے بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے غلو اختیار کیے ہوئے تھے مثلا کتاب الابانہ الصغری از ابن مندہ میں ہے

الشرح والإبانة
على أصول السنة والديانة
للإمام الحنبلي أبي عبدالله عبيدالله بن بطه العكبري
رحمه الله تعالى
٣٨٧هـ
تحقيق ودراسة
د. رضا بن نعسان معطي
مكتبة العلوم والحكم
المدينة المنورة
دار العلوم والحكم
سوريا

٢٦٩

[٢٧٣] وان أمه حين وضعته رأت نورا أضاءت له قصور الشام .

ابن مندہ کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے ان کو جنا تو شام کے محلات روشن ہو گئے

ابن مندہ اسی کتاب میں دینی امور پر اجرت کو بھی بدعت کہتے ہیں

اور بدعت میں سے ہے اذان ، امامت اور تعلیم القران پر اجرت لینا

کیا یہ کتب سلف کی نہیں ہیں جو ان کو پیش نہیں کیا جاتا؟

الغرض ہر وہ کام جو نیکی سمجھ کر کیا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس پر حکم نہ ہو رد ہو جاتا ہے

عیسائیوں میں ایسٹرن آر تھوڈوکس چرچ ۷ جنوری کو عیسیٰ کی پیدایش مناتا ہے اور رومن کیتھولک چرچ ۲۵ دسمبر کو

حبشہ کے عیسائیوں میں بھی ۷ جنوری کو میلاد مسیح کا رواج ہے

اس میں جشن منانا شروع سے عیسائی روایت چلی آ رہی ہے

ہندووں میں کرشنا کی پیدائش جنم اشتھمی پر خوشی کی جاتی ہے

مسلمانوں کا سابقہ جب اس قسم کی قوموں سے ہوا تو ان میں بھی اس طرح کا دن بنانے کی خواہش جاگی اور اس کے لئے انہوں نے اپنی طرح سے بودے دلائل گھڑ لیے جو اپ اوپر دیکھ چکے ہیں اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوتا تو حدیث کی کسی کتاب میں اس پر کوئی روایت ہوتی بلکہ یہ عید میلاد النبی تو روایات گھڑنے کے زمانے کے بھی بعد کی ایجاد ہے، یہی وجہ ہے کہ اس پر ضعیف تو چھوڑیئے موضوع روایت تک نہیں

سوال: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پیر کو ہوئی؟

جواب

صحیح مسلم کی روایت ہے

حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، – وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى – قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ؟

قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ قَالَ: «ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ – أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ

أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے پوچھا کہ پیر کا روزہ کیسا ہے؟ فرمایا اس ہی دن تو میں پیدا ہوا یا فرمایا میری بعثت ہوئی یا قرآن نازل ہوا

کتب حدیث میں تمام کتب میں اس کی سند میں عَبد اللهِ بْن مَعبَد، الزِّمّانِي، البَصرِيّ ہے جو ابی قتادہ سے اس کو روایت کرتا ہے

امام بخاری کے نزدیک یہ روایات صحیح نہیں ہیں کیونکہ عبد اللہ بن معبد الزمانی بصری کا سماع ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے

بخاری تاریخ الکبیر میں عَبد اللهِ بْن مَعبَد، الزِّمّانِي، البَصرِيّ کے لئے کہتے ہیں

ولا نَعرفُ سماعه من أبي قَتادة.

اور ہم (محدثین) نہیں جانتے کہ ابی قتادہ سے اس کا سماع ہو

سوال: عید میلاد ایک اچھا طریقہ ہے اس کا حکم حدیث میں بھی ہے

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اسلام میں نیک طریقہ ایجاد کیا اور اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا، اس کے لیے بھی اس پر عمل کرنے والوں کی مثل اجر لکھا جائے گا، اور ان کے اجروں میں سے کوئی کمی نہیں ہو گی، اور جس نے اسلام میں کسی برے طریقہ کو ایجاد کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا، اس کے لیے بھی اس پر عمل کرنے والوں کی مثل گناہ لکھا جائے گا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

مسلم شریف، باب: علم کا بیان، حدیث نمبر: 6800، مسلم شریف، باب: زکوۃ کا بیان، حدیث نمبر: 2351،)

جامع ترمذی، باب: علم کا بیان، حدیث نمبر: 2481، سنن ابنِ ماجہ، باب: اس شخص کا بیان جس نے اچھا یا برا طریقہ ایجاد کیا، حدیث نمبر: 203)

بدعتِ حسنہ کی مثالیں

مندرجہ ذیل میں ان کاموں کا ذکر ہے جو نہ حضور ﷺ کہ زمانے میں اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ زمانے میں تھے۔

کلمہ:

☆ہر مسلمان چھ کلمے یاد کرتا ہے۔ یہ چھ کلمے ان کی تعداد ان کی ترکیب کہ یہ پہلا کلمہ ہے، یہ دوسرا کلمہ ہے اور ان کے نام ہیں۔ سب بدعت ہیں جن کا قرونِ ثلاثہ (صحابہ اور تابعین کا زمانا) میں پتہ بھی نہیں تھا۔

:قرآن

☆قرآن پر اعراب لگانا۔

☆اس کی جلدیں تیار کرنا۔

☆اس کو اردو اور مختلف زبانوں میں ترجمہ و تفسیر کرنا۔

☆اس پر غلاف چڑھانا اور اعلیٰ طباعت میں شائع کروانا۔

:حدیث

☆ حدیث کو کتابی شکل میں جمع کرنا۔ مثلاً صحاحِ ستّہ وغیرہ۔

☆ حدیث کی اسناد بیان کرنا۔ بخاری، مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ وغیرہ۔

☆ حدیث کی قسمیں بنانا، مثلاً صحیح، حسن، ضعیف، موضوع وغیرہ اور ان کو ترتیب دینا کہ اول نمبر صحیح ہے۔ دوم نمبر ضعیف۔ پھر ان کے نام مقرر کرنا کہ حرام و حلال چیزیں حدیث صحیح سے ثابت ہوں گی۔ اور فضائل میں ضعیف بھی معتبر ہو گی۔ غرضیکہ سارا فنِ حدیث ایسی بدعت ہے۔ جس کا قرونِ ثلاثہ میں ذکر بھی نہیں نہ تھا۔

: نماز

☆ نماز میں زبان سے نیت کرنا۔

☆ہر سال پورے رمضان میں جماعت کے ساتھ بیس تراویح پڑھنا، محفلِ شبینہ یا چند روزہ تراویح میں قرآن مجید مکمل سنانے کا انتظام کرنا۔

☆جمعہ میں مروجہ خطبہ پڑھنا،اور خطبے سے پہلے تقریر کرنا۔

☆ہمیشہ نماز کو ایک ہی وقت میں پڑھنا۔مثلاً ظہر کو ہمیشہ 1:30 پڑھنا۔

:روزہ

☆روزہ افطار کرتے وقت زبان سے دعا کرنا۔اور سحری کے وقت دعا کرنا۔

:زکوۃ

☆زکوۃ ادا کرتے وقت تصویر والی کرنسی استعمال کرنا۔

: ایمان

☆مسلمان کے بچہ بچہ کو ایمانِ مجمل اور ایمانِ مفصل یاد کرایا جاتا ہے۔ایمان کی دو قسمیں اور ان کے یہ دونوں نام بدعت ہیں۔قرونِ ثلاثہ میں اس کا پتہ نہیں ہے۔

:حج

☆ریل گاڑیوں، ہوائی جہاز اور موٹروں کے ذریعہ حج کرنا۔ موٹروں میں عرافات شریف جانا بدعت ہے اُس زمانہ پاک میں نہ یہ سواریاں تھیں نہ ان کے ذریعہ حج ہوتا تھا۔

:طریقت

☆ طریقت کے تقریباً سارے مشاغل اور تصوف کے تقریباً سارے مسائل بدعت ہیں مراقبے، چلے، پاس انفاس، تصورِ شیخ، ذکر کے اقسام سب بدعت ہیں۔

: چار سلسلے

☆ شریعت وطریقت دونوں کے چار چار سلسلے یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اسی طرح قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی یہ سب سلسلے بالکل بدعت ہیں۔ان میں سے بعض کے تو نام تک بھی عربی نہیں۔ جیسے چشتی یا نقشبندی، کوئی صحابی، تابعی، حنفی، قادری نہ ہوئے۔

: مساجد

☆ مساجد میں قرآن مجید اور تسبیح وغیرہ رکھنا، مینار، گنبد اور محراب بنوانا۔

: دینی مدارس

☆ دینی مدارس میں درسِ قرآن، درسِ حدیث، دورہ تفسیرِ قرآن، دورہ حدیث، ختمِ بخاری شریف یا کوئی دینی تقریب منعقد کرنا۔

☆ دینی مدارس کا قیام اور ان کا نصاب و نظام۔مثلاً درسِ نظامی کا کورس، اس کا امتحان لینے کا طریقہ، پھر اسناد کی تقسیم یہ سب بدعت ہیں۔

☆ نام کے ساتھ علامہ، مفتی، مفتی اعظیم، شیخ الحدیث، شیخ القران، حکیم اُمّت وغیرہ جیسے القابات لگانا، اور مدرسے سے سندِ فراغت حاصل کرنا۔

: نکاح نامہ

☆ نکاح نامے کو تحریری شکل دینا۔

: سہ روزہ

☆ لوٹے اور بستر سمیت تبلیغی سہ روزہ یا چلّا لگانا۔

☆ سالانہ تبلیغی اجتماع کرنا اور اس میں لوگوں کو جمع کرنا۔

: اذان

☆ لاؤڈ اسپیکر پر اذان دینا۔

جواب

ان میں بہت سی بدعات ہیں اور بہت سی سہولتیں ہیں جن کا اجراء نیکی میں آسانی کے لئے کیا گیا ہے مثلا

قرآن پڑھنا نیکی معلوم ہے اس میں عجمیوں کی آسانی اور لحن کا مسئلہ نہ ہو اعراب لگائے گئے لہٰذا یہ سہولت ہے

لاوڈ اسپیکر بھی سہولت ہے کہ یہ خطبہ کی اور اذان کی آواز لوگوں تک پہنچا دیتا ہے

احادیث کی تقسیم بھی علم تک پہچنا ہے جو اصلی قول نبی کی تلاش ہے اور رسول اللہ کی حدیث دوسرے تک پہنچانا نیکی معلوم ہے

اس طرح سہولت قرار دے کر ان کی تعبیر کی جاتی ہے

تصوف یقینا ایک بدعت ہے یہ رہبانیت ہے

ایسی نیکی جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کر سکتے تھے لیکن نہیں کیا وہ بدعت ہے مثلا دور نبوی میں گاڑی نہیں ریل نہیں لحن کا مسئلہ نہیں ضعیف احادیث نہیں لہٰذا بعد میں علم میں سچ کو اور صحیح کو برقرار رکھنے کے لئے کسی طریقہ کو رائج کرنا بدعت نہیں ہے

عید میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کر سکتے تھے لیکن نہیں کی لہٰذا یہ بدعت ہی ہے

علم ہیت اور پیر کا دن

ربیع الاول کی دس تاریخ کو ۱۱ ہجری پیر کا دن بنتا ہے جو وفات النبی کا دن ہے

http://www.islamicity.org/Hijri-Gregorian-Converter/?AspxAutoDetectCookieSupport=1

June 4, 632

بعض دیگر ویب سائٹ کے مطابق ۱۳ ربیع الاول کا دن پیر کا تھا

حمتی طور پر جاننا ممکن نہیں کہ وفات النبی پیر کے دن کیا تاریخ تھی - بارہ وفات کا لفظ انڈیا میں مشہور تھا لیکن یہ کوئی متفقہ علیہ تاریخ نہیں تھی

پیدائش النبی پر نور نکلا

راقم سے سوال کیا گیا کہ اس روایت کی کیا حیثیت ہے ؟

خالد بن معدان بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول ! ہمیں آپ اپنے بارے میں بتلائیں، توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں اپنے والد ابراہیم کی دعا اور عیسی کی دی ہوئی خوشخبری ہوں، میری والدہ جب امید سے ہوئیں تو [انہیں ایسا محسوس ہوا کہ] گویا ان کے جسم سے روشنی نکلی ہے جس کی وجہ سے سرزمین شام میں بصری کے محل روشن ہو گئے)

اس روایت کو ابن اسحاق نے اپنی سند سے بیان کیا ہے: (سیرت ابن ہشام: 66/1) اور انہی کی سند سے امام طبری نے اسے اپنی تفسیر طبری: (566/1) میں اور امام حاکم نے اپنی کتاب مستدرک: (600/2) میں روایت کیا ہے، اور ساتھ امام حاکم یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح سند والی ہے، لیکن بخاری اور مسلم نے اسے روایت نہیں کیا، ان کے اس تبصرے پر امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

مزید کیلیے دیکھیں: سلسلہ صحیحہ: (1545) (سیرت ابن ہشام: 66/1) اور انہی کی سند سے امام طبری نے اسے اپنی تفسیر طبری: (566/1) میں اور امام حاکم نے اپنی کتاب مستدرک: (600/2) میں روایت کیا ہے، اور ساتھ امام حاکم یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح سند والی ہے، لیکن بخاری اور مسلم نے اسے روایت نہیں کیا، ان کے اس تبصرے پر امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

(1545) مزید کیلیے دیکھیں: سلسلہ صحیحہ ۱۵۴۵

جواب

ابن اسحاق امام مالک کے ہم عصر ہیں اور واقدی امام احمد کے دونوں میں 60 سال کا فرق ہے اس دور میں غلو مسلمانوں میں شروع ہو چکا تھا ان کو کسی طرح یہ ثابت کرنا تھا کہ ان کے نبی سب سے افضل ہیں

اس میں راقم کو کوئی شک نہیں ہے لیکن ان مسلمانوں نے جو طریقہ اختیار کیا وہ صحیح نہیں تھا مثلا اہل کتاب نے جو جھوٹی باتیں مشھور کر رکھی تھیں ان کی ان مسلموں نے ایسی تاویل کی کہ یہ باتیں اسلام کے حق میں ہو جائیں یہ روایات پروپیگنڈا کا ایک نہایت منفی انداز تھا مثلا اہل کتاب میں مشھور تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر کسی نسطوری نصرانی سے علم لیا جس کے بعد نبوت کا دعوی کیا یہ کتب آج چھپ چکی ہیں ابن اسحاق نے اس کا جواب دینا ضروری سمجھا اور وہ بھی اس طرح کہ نسطوری راہب بحیرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بچپن میں ملاقات کا واقعہ بیان کیا جو کذب تھا

نصرانی راہب کو نسطوری اس لیے بیان کیا جاتا ہے کیونکہ وہ کتھلویک یا آرتھوڈوکس چرچ کا نہیں تھا ان دونوں کا مخالف تھا

اسی طرح انجیل یوحنا کے مطابق عیسیٰ ایک نور تھا جو مجسم ہوا باب اول آیات ایک تا ۱۴ میں یہ عقیدہ بیان ہوا ہے مسلمان اس ڈور میں پیچھے کیوں رہتے انہوں نے بھی بیان کیا کہ رسول اللہ جب پیدا ہوئے تو نور نکلا جس سے شام اور بصرہ عراق روشن ہو گئے کیونکہ بصرہ اور شام میں اس وقت قیصر نصرانی کی حکومت تھی گویا ہمارا نبی دنیا میں آیا تو اس کا نور عیسیٰ سے بڑھ کر تھا

اس طرح کی بہت سی اور روایات ہیں جو صرف نصرانیوں سے مقابلے پر بنائی گئی ہیں

شام کے محلات روشن ہوئے پر روایات مسند احمد میں ہیں جن کو بہت ذوق و شوق سے تمام فرقوں کے لوگ بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ عصر حاضر کے علماء میں البانی (صحیح لغیرہ –"الصحيحة" (1546 و 1925)) اور شعیب الأرنؤوط –عادل مرشد بھی مسند احمد پر تعلیق میں اس کو صحیح لغیرہ کہتے ہیں

مسند احمد کی سند ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ، وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِ ذَلِكَ، دَعْوَةِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةِ عِيسَى قَوْمَهُ، وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ، وَكَذَلِكَ تَرَى أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ

سند میں سعید بن سوید شام حمص کا ہے میزان الاعتدال از الذھبی کے مطابق

.امام البخاري: لا يتابع في حديثه

امام بخاری کہتے ہیں اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی جاتی

البزار المتوفی ۲۹۲ھ بھی اس کو مسند میں بیان کرتے ہیں کہتے ہیں

وَهَذَا الْحَدِيثُ لَا نَعْلَمُهُ يُرْوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ عَنْهُ بِأَحْسَنَ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ وَسَعِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ

یہ حدیث ہم نہیں جانتے کہ اس کو اس سے اچھی متصل اسناد سے رسول اللہ سے کسی نے روایت کیا ہو سوائے اس سند کے اور سعید بن سوید شام کا ایک آدمی ہے جس میں برائی نہیں ہے

یعنی امام بخاری اور البزار کا اس راوی پر اختلاف تھا ایک اس میں کوئی برائی نہیں جانتا تھا اور دوسرا اس کی روایات کو منفرد کہتا تھا

صحیح ابن حبان میں ابن حبان نے اسی سند سے اس روایت کو علامت نبوت میں شمار کیا ہے اور اسی سند کو تلخیص مستدرک میں امام الذھبی نے صحیح کہا ہے

راقم کہتا ہے روایت چاہے سعید بن سوید کی سند سے ہو یا کسی اور کی سند سے اس میں شامیوں کا تفرد ہے اور ان شامیوں کو اپنے پر وسٹیوں اہل کتاب پر ثابت کرنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہے اور یہ شامیوں کا غلو ہے